THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۲ | مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہے۔ ٹانگ کے درد میں گو کمی ہے مگر بالکل رفع نہیں ہوا۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی فضل الدین صاحب تبلیغ کے لئے گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ حضرت نانا جان میر صاحب قبلہ کو کہ جنہوں نے اپنی کوشش سے مسجد مبارک کے سامنے فرش کے لئے نئی خوبصورت دریاں بنوائی ہیں۔ احباب حضرت میر صاحب کی صحت اور عمر کے لئے دعا فرماویں۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نو مسلمین

گزشتہ دو ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات اصحاب مشرف باسلام ہوئے۔ انہیں سے کوئی صاحب شکاگو کے رہنے والے نہیں۔ بلکہ باہر کے شہروں کے رہنے والے ہیں۔ اور خط و کتابت کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ایک صاحب جو شکاگو میں عرصہ ہوا مسلمان ہوئے تھے اپنے گاؤں ڈی ٹرائٹ گئے تھے۔ ان کی تبلیغ سے دو صاحب مسلمان ہوئے ایک شامی عیسائی لیڈی مدت سے ایک مسلمان کے زیر تبلیغ تھی اب وہ مسلمان ہوئی۔ ایک صاحب کیلے فورنیا میں اور دو صاحب نیویارک میں رسالہ مسلم سن رائز کے مطالعہ کے زیر اثر مسلمان ہوئے۔ ان سب کے نام یہ ہیں:۔

مسٹر جان سانڈرز (عبد الرحمٰن) مسٹر رابرٹ ٹی وٹ سیلٹ (عبد الکریم) مسٹر ارنس جوزف سکالا (عبد الرحیم) مسٹر چارلس کوما (اختر) مسٹر اوڈ گال (اکرم) مسز جینی برون (حلیمہ) مس ہیلا بنس سوردن (نورہ) مسٹر ڈینزل کار (عبد اللہ عمر)

ترکوں کو پیغام

ایک معزز ترک جو کچھ عرصہ ہوا احمدی ہوئے تھے۔ اس ملک میں قریب دو سال رہنے کے بعد اپنے وطن گئے۔ ان کی درخواست پر میں نے انہیں ایک پیغام انگریزی میں ترکوں کے نام لکھ کر ان کے ساتھ بھیجا ہے۔ وہ ترکی میں ترجمہ کر کے ان لوگوں کو سنائیں گے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

السلام علیکم ۔ برادران! (۱) اللہ کی طرف جھکو اور اس کی پاک کتاب قرآن شریف اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو۔ تب تم ہر مہم میں کامیاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳۰ - اکتوبر ۱۹۲۲ء

عالمگیر عذاب سے قبل نبی کا آنا ضروری ہے

تمام دنیا عموماً اور مسلمانان عالم خصوصاً موجودہ زمانہ میں جن آلام و مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان کو پیش کر کے جب خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا (۱۷-۱۶) ہم اسوقت تک ہرگز لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتے۔ جب تک کوئی رسول نہ بھیج لیں اور پوچھا جاتا ہے۔ کہ جب عذاب پر عذاب اور مصیبت پر مصیبت آ رہی ہے۔ تو کہاں ہے وہ رسول۔ جس کا خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت عذاب سے قبل آنا ضروری ہے۔ تو بڑے بڑے مدعیان علم و فضل یہ جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی بربادی اور تباہی کوئی نئی بات نہیں۔ ان کے مصائب اور تکالیف کوئی اچنبھا نہیں۔ اس سے قبل ان پر اس قسم کی بھی افتادیں پڑ چکی ہیں۔ بڑی بڑی تباہیاں آ چکی ہیں۔ اور بڑی بڑی بربادیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس لیے اگر گذشتہ مصائب اور تباہیوں کے اوقات میں کوئی نبی نہیں آیا۔ اور بغیر کسی رسول کی آمد کے مسلمان عذاب میں مبتلا ہوتے رہے ہیں۔ تو اس زمانہ میں بھی کسی رسول کا آنا ضروری نہیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ گذشتہ زمانہ میں کئی بار مسلمانوں کو مشکلات اور مصائب سے دو چار ہونا پڑا۔ ان کی سلطنتیں تباہ و برباد ہوئیں۔ ان کو قتل و غارت کیا گیا لیکن اگر ایک ملک میں ان پر تباہی آئی۔ تو اسی زمانہ میں دوسرے ممالک میں ان کا پرچم لہرا رہا۔ ایک جگہ اگر وہ ہلاک کیئے گئے۔ تو دوسری جگہ ان کو سرفرازی اور سربلندی حاصل رہی۔ اور مجموعی طور پر ان کی حالت اس حد تک کبھی نہ پہنچی۔ جس کو قومی تباہی کہا جا سکے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں ہر ملک اور ہر علاقہ کے مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ ایسی افسوسناک اور قابل عبرت ہے۔ کہ اس سے پہلے ایسی کبھی نہیں ہوئی۔ چونکہ مصائب اور آلام کے گذشتہ اوقات میں مسلمان بحیثیت مجموعی عذاب میں مبتلا نہ کیئے گئے۔ اس لیئے ان اوقات میں کسی رسول کا مطالبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب چونکہ ہر جگہ کے مسلمان زیر عتاب الٰہی نظر آ رہے ہیں۔ کسی جگہ انہیں عزت و توقیر۔ آرام و چین حاصل نہیں۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ان کی عالمگیر تباہی و بربادی سے قبل خدا تعالیٰ اپنے کسی رسول کو بھی ان میں مبعوث کرتا اور اس کے ذریعہ اتمام حجت کرنے کے بعد عذاب میں مبتلا کرتا۔

قبل ازیں جب کبھی ہماری طرف سے مسلمانوں کو اس عالمگیر عذاب کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ جو اس زمانہ میں ان پر آیا ہوا ہے۔ تو اس وجہ سے کہ انہیں ایک رسول کی آمد کا اعتراف کرنا پڑتا۔ طرح طرح کی حیل و حجت کرتے اور گذشتہ اور موجودہ زمانہ کے مصائب اور آلام میں کوئی فرق قرار دینے کے لیئے تیار نہ ہوتے تھے۔ بلکہ یہی کہتے تھے کہ اس قسم کی مشکلات کئی بار پہلے بھی مسلمانوں پر آ چکی ہیں۔ اگر اب آئی ہیں۔ تو کونسی نئی بات ہے۔ لیکن اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ وہ خود موجودہ اور گذشتہ زمانہ کی مصیبتوں میں بہت بڑا فرق قرار دینے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبار وکیل (۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء) "امتحان و آزمائش کا وقت" کے عنوان سے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں بڑی عمدگی کے ساتھ اس فرق کو بیان کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"موجودہ زمانہ مسلمانوں کے لیئے مصیبت امتحان اور آزمائش کا زمانہ ہے۔ اور اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ اس سے زیادہ نازک زمانہ مسلمانوں پر کبھی نہیں آیا۔ بے شک یہ صحیح ہے کہ گذشتہ صدیوں میں بھی مسلمانوں کو نہایت ہولناک مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن وہ مصائب تمام دنیائے اسلام پر آئے تھے۔ بلکہ حالت یہ تھی۔ کہ ایک قوم مسلمانوں کی گر رہی تھی۔ تو دوسری ابھر رہی تھی۔ مثلاً ایک ہولناک واقعہ تاریخ اسلام کا خلافت عباسیہ کا زوال اور بغداد کی تباہی ہے۔ جس پر تمام مورخین اسلام نے ماتم کیا ہے۔ اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک نہایت پُر درد مرثیہ لکھ کر ان اندوہناک واقعات کی ایسی تصویر کھینچی ہے کہ دل تڑپ جاتا ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اسوقت بھی دنیا کے دوسرے حصص پر مسلمانوں کا شاہانہ اقتدار قائم تھا۔ اور وہ نہایت جاہ و جلال سے حکومت کر رہے تھے۔ ایک دوسرا انقلاب اندلس کی تباہی و بربادی ہے۔ جس پر تمام دنیائے اسلام میں ماتم کیا گیا۔ لیکن یہ مصیبت عام نہ تھی۔ کیونکہ ترکی اور ہندوستان وغیرہ میں اسوقت بھی اسلام کو پورا عروج حاصل تھا۔ یہ محض تمثیلاً عرض کیا گیا۔ مقصد یہ ہے کہ موجودہ زمانہ مصائب کے لحاظ سے مسلمانوں کی تاریخ میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ آج مسلمانوں پر جو مصیبت ہے۔ وہ کسی خاص ملک یا جماعت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام دنیائے اسلام موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اور قریباً ہر جگہ ان کی حالت یکساں ہے۔ خواہ وہ محکوم ہوں یا حاکم۔ لہذا یہ زمانہ درحقیقت ابتلا و آزمائش کا زمانہ ہے۔ جو ایک خاص تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔"

مذکورہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ کسی سمجھدار اور غور و فکر کرنیوالے انسان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بلا شک و شبہ اس زمانہ میں جس طرح تمام دنیا کے مسلمان مورد عذاب بنے ہوئے ہیں۔ اس کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی لیکن ایسا عالمگیر عذاب آنے سے قبل یہ بھی ضروری تھا۔ کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا کے ماتحت خدا تعالیٰ اپنے کسی رسول کو مبعوث کرتا۔ حیرت ہے کہ مسلمان اب اس بات کا تو اعتراف کر رہے ہیں۔ اور کھلے طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ ان پر ایسی نازک گھڑی آئی ہوئی ہے۔ جیسی پہلے کبھی نہیں آئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کسی رسول کی بعثت کو تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ صرف اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت سے نہیں جو ہم نے پیش کی ہے۔ بلکہ متعدد دیگر آیتوں سے خوب اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد غلط نکلے۔ چنانچہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ جس کی بعثت کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ اور جو خدا تعالیٰ کے دین اور رسول کریم کی حقانیت کو دنیا میں ثابت کرنے اور نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے کے لئے آیا۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ اس کو قبول کریں۔ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں مصائب و آلام کے بھنور سے نکل سکیں۔ اور اگر اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو پھر بتائیں کہ اس عالمگیر عذاب کے وقت جس میں وہ مبتلا ہیں۔ کونسا رسول ہے۔ جو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق مبعوث کیا۔ اگر کوئی نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ خدا کا وعدہ جھوٹا نکلا۔ لیکن نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اگر کوئی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ تو اس کی مرضی۔ لیکن یاد رہے۔ جب تک خدا کے رسول حضرت مسیح موعود کو قبول کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق نہ پیدا کیا جائیگا۔ اسوقت تک ویسی ہی حالت رہیگی۔ جیسی کہ اب ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر ہوتی جائیگی کاش! ہمارے مسلمان بھائی سوچیں اور سمجھیں۔ تا اس انجام سے بچ سکیں۔ جو انبیاء کا انکار کرنیوالی گذشتہ قوموں کا ہوا۔ اور جو نہایت عبرتناک طور پر ان کے سامنے موجود ہے ٭

مسلمانوں میں گداگری

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے گداگری کو سخت ناپسند کیا۔ اور اس سے سختی کے ساتھ روکا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس زمانہ میں مسلمان کہلانیوالے سب سے زیادہ اس لعنت میں گرفتار ہیں۔ اور پھر زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ جہاں دیگر مذاہب کے لوگ اس کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں مسلمان اس کے انسداد سے قطعاً غافل ہیں۔

کانپور کے متعلق ایک ہندو نامہ نگار نے ایک مسلمان اخبار میں لکھا ہے :-

"یہ فقیروں کا مرکز ہے۔ لیکن یہاں مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو فقیر بہت کم ہیں۔ اور جو ہیں بھی وہ اپاہج لولے۔ لنگڑے اور اندھے ہیں۔ بخلاف اس کے مسلمان فقیر عموماً نہایت صحیح اور تندرست ہیں۔ لیکن چونکہ مسلمانوں میں انسداد گداگری کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو برابر بھیک دی جاتی ہے۔ اور اس طرح دربردہ گداگری کو زیادہ وسیع پیمانہ پر رواج دیا جا رہا ہے۔ ہندوؤں کو انسداد گداگری میں اس قدر کد ہے۔ کہ وہ اس کی معمولی سی معمولی جھلک بھی اپنی کسی قوم میں دیکھنا نہیں چاہتے چنانچہ حال میں ایک کمیٹی میں طے ہوا ہے کہ گویا اشٹمی کے موقع پر جو ہندو لڑکے فقیر بن کر گھر گھر مانگتے پھرتے ہیں۔ ان کو بالکل ترک کر دیا جائے"

(وکیل ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

کانپور میں ہی مسلمان گداگروں کی ہندو گداگروں کی نسبت کثرت نہیں۔ بلکہ عموماً ہر جگہ یہی حالت ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟ یہ کہ جس طرح دوسرے احکام اسلام مسلمانوں کی نظر میں ہیچ ہیں اسی طرح گداگری کے خلاف اسلام نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کی بھی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ فرما دیں کہ مایزال الرجل یسئال الناس حتیٰ یاتی یوم القیامۃ ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم وہ انسان جو لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ قیامت کے دن اس ہیئت میں آئیگا۔ کہ اس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہو گی۔ اور آپ کا تو یہ ارشاد ہو کہ من سئال الناس اموالھم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر۔ کہ وہ انسان جو مال جمع کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ وہ آگ کا انگار مانگتا ہے اسے اختیار ہے کہ کم مانگے یا زیادہ۔

لیکن مسلمان کہلانیوالے دریوزہ گری کو ہیچا پیشہ بنا لیں اور اس میں اسقدر بڑھ جائیں کہ دیگر اقوام سے بھی سبقت لیجائیں اور ان کے لیڈروں اور راہنماؤں کی یہ حالت ہو کہ ایسے لوگوں کے روکنے اور ان کو قوم کے لئے مفید بنانے کی کوئی فکر ہی نہ کریں کاش! مسلمان دین کو سب باتوں سے مقدم رکھیں۔ اور خود دین کے پیرو بنیں تا ہر قسم کی برائیوں اور بدکرداریوں سے نجات پا سکیں ٭

آریہ سماج کیا ہے؟

آریہ سماج جو ساری دنیا کو آریہ بنانے کا دعویٰ رکھتی اور اپنے سوا سب مذاہب کو جھوٹا قرار دیتی ہے۔ اس کے متعلق بھائی پرمانند صاحب ایم اے مشہور آریہ سماجی لیڈر کا یہ دریافت کرنا کہ "آریہ سماج کیا ہے" واقعی نہایت حیرت انگیز ہے۔ بھائی صاحب اپنے اس سوال کے تصفیہ کے لئے تحریک کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"نشچہ کیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کے جنم کے سو سال کے بعد ان کی شتابدی منائی جائے۔ اس شتابدی کو منانے کے کئی طریقے بتائے گئے ہیں۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس موقعہ پر آریہ پرشوں کی کانفرنس کر کے اس میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ "آریہ سماج کیا ہے"۔"

اس تجویز کے پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس کے متعلق بھائی صاحب لکھتے ہیں :-

"گو اسوقت آریہ سماج کو قائم ہوئے آدھی صدی ہو جائیگی لیکن ابھی تک یہ نشچے سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آریہ سماج کی تحریک مخصوص طور پر کس قسم کی تحریک ہے۔ میں سمجھتا ہوں اسی وجہ سے آریہ سماج کو کافی کامیابی نہیں ہو سکی۔ اور اسی وجہ سے آریہ سماج کے متعلق کئی مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔"

آریہ سماجیوں کے مختلف خیالات کو پیش کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں :-

"فیصلہ ہم نے یہ کرنا ہے کہ آیا آریہ سماج مذہبی پنر ادھار (تجدید مذہب) کی تحریک ہے یا ایک نیا مذہب ہے۔ یا ایک قومی آرگنی زیشن ہے۔" (پرکاش رشی نمبر ۲۲ اکتوبر ۲۲ء)

کیا مزے کی بات ہے۔ وہ لوگ جو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کر سکے۔ کہ "آریہ سماج کیا ہے"۔ وہ نہ صرف "آریہ سماج" کو سب مذاہب سے اعلیٰ اور سچا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی دعویٰ رکھتے ہیں کہ اگر مکتی (نجات) حاصل ہو سکتی ہے۔ انسان آرام و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ گناہوں اور پاپوں سے چھوٹ سکتا ہے۔ تو صرف آریہ سماج کے ذریعہ سے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جب ابھی تک خود آریوں کو "آریہ سماج" کی حقیقت اور اصلیت کا علم نہیں ہو سکا اور وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ آریہ سماج ہے کیا چیز تو وہ کس منہ سے "آریہ سماج" کو تمام خوبیوں اور صداقتوں کا منبع کہہ کر دیگر مذاہب سے اعلیٰ اور برتر قرار دیتے ہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

189

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

روحانی ترقی استقامت کے بغیر نہیں ہو سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۲۲ء

ایک خاص قانون الٰہی

اللہ تعالیٰ کے افعال پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص قانون الٰہی تمام روحانی و جسمانی معاملات میں چلتا ہے۔ اس قانون کو نظر انداز کرنے سے انسان کبھی عمدہ ثمرہ اور پھل نہیں حاصل کر سکتا۔ جس طرف بھی ہم نظر اٹھا کر دیکھیں اور جس قسم کی اشیا کو بھی دیکھیں یہی قانون نظر آتا ہے۔

کئی چیزوں کے ملنے سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے

وہ قانون یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہیں معلوم ہوتی کہ جس کا ثمرہ اسی سے پیدا ہو جب بھی کوئی نتیجہ نظر آتا ہے۔ خواہ وہ روحانی اشیاء میں نظر آتا ہو۔ یا جسمانی اشیاء میں یا تمدنی معاملات میں وہ ہمیشہ دو چیزوں سے ہی پیدا ہوا ہوگا۔ دنیا میں ہم جس خاص چیز کو دیکھتے ہیں۔ وہ انسان ہے۔ اس میں بھی دو سے ہی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور در حقیقت وہ بچہ دو سے بھی نہیں پیدا ہوتا بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں اشیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان غذا کھاتا ہے۔ جو کئی چیزوں سے تیار ہوتی ہے۔ اس غذا کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر عورت کا صرف رحم ہی اس بچے کو پرورش نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے غذا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

تو بچہ نہ صرف مرد سے ہی اور نہ صرف عورت سے پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ سینکڑوں چیزوں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر دو میں سے اگر ایک میں نقص ہو تب بھی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ مثلاً عورت میں نقص ہو تو مرد خواہ کیسا ہی قوی ہو بچہ نہیں ہوگا۔ مرد میں نقص ہو تب بھی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔ پھر بعض دفعہ دونوں میں نقص ہوتا ہے۔ ان باتوں سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ایک چیز کام نہیں کر سکتی۔ بلکہ کئی چیزیں مل کر کام کرتی ہیں انسان کا ایک چھوٹا سا کام دیکھنا ہے۔ لیکن اس میں آنکھیں کام نہیں کر سکتیں۔ جب تک سورج کی روشنی نہ ہو۔ اور پھر آنکھ کے خاص اعصاب نہ ہوں یہی حال کانوں کا ہے۔ غرضیکہ کوئی چیز ایسی نہیں نظر آتی جو اکیلی ہی کافی ہو۔ مثلاً غلہ ہی دیکھو کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ گیہوں خود بخود ہی پیدا ہو جائے جب تک بیج اور زمین اور پانی نہ ہو۔ پھر سورج کی شعاع نہ ہو جب تک یہ چاروں چیزیں نہ ہوں تب تک غلہ نہیں پیدا ہوگا۔ پھر انسان کی محنت الگ ہے۔ موسم کا بھی لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی ایک چیز بھی نہ ہو تو غلہ نہیں پیدا ہوگا۔

یہی حال علم کا ہے۔ علم موجود ہو۔ لیکن پڑھنے والے کا دماغ ٹھیک نہ ہو۔ یا آنکھیں نہ ہوں۔ استاد پڑھانیوالا نہ ہو۔ پھر اور چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ فراغت ہو توجہ ہو استقلال ہو۔ جب تک یہ تمام چیزیں مہیا نہ ہوں تب تک علم نہیں حاصل ہوگا۔ یہی حال روحانیت کا ہے۔ روحانیت کے حصول میں بھی جب تک ساری کی ساری چیزیں نہ ہونگی تب تک نتیجہ نہیں پیدا ہوگا۔

روحانیت کا بھی بعینہٖ وہی حال ہے۔ جو دوسری چیزوں کا ہے۔ بہت لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ ہمیں روحانیت نہیں حاصل ہوتی۔ حالانکہ وہ روحانیت حاصل کرنے کیلئے وہ کام نہیں کرتے جو اس کے لئے ضروری ہیں۔ اب مثلاً کوئی کھیت میں بیج نہ ڈالے اور کہے جی غلہ نہیں ہوتا۔ یا پھر بیج بھی ڈالے لیکن صحیح قاعدہ سے نہ ڈالے اور کہے کہ کھیتی نہیں ہوتی۔ تو اسے کون عقلمند کہیگا۔ پھر صحیح طور پر بیج بھی ڈالے۔ لیکن پانی نہ ہو۔ تو تب بھی غلہ نہیں ہوگا۔ یا پانی تو ہو لیکن کسی تصرف الٰہی کے ماتحت پانی مفید نہ ہو تب بھی غلہ پیدا نہیں ہوگا۔ یا مثلاً آم کے درخت کو کوئی اکھاڑ کر کہے کہ پھل دیوے تو یہ نہیں ہوگا۔ یا وہ کہے کہ زمین آم دے یا پانی آم دے۔ تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ بعینہٖ یہی حال روحانی ترقیات کا ہے۔ روحانی ترقی کے ثمرات بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام باتوں کا لحاظ نہ ہو۔

استقامت

اس کے لئے اس وقت میں جس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ استقامت ہے جو شخص استقامت نہیں اختیار کرتا وہ روحانی ترقی بھی حاصل نہیں کر سکتا مثلاً ایک شخص صرف پانچ نمازیں پڑھتا ہے اور اتنی ہی زکوٰۃ دیتا ہے۔ جتنی اس پر فرض ہے۔ یا روزے جتنے اس پر فرض ہیں اتنے ہی رکھتا ہے۔ تو یہ شخص ترقی کر جائیگا۔ لیکن ایک شخص ہے جو کبھی تو ساری ساری رات نماز پڑھتا ہے اور کبھی پانچ نمازیں بھی باجماعت نہیں پڑھتا۔ یہ کبھی روحانی ترقی نہیں حاصل کریگا۔

پس خوب یاد رکھو۔ جو لوگ باجماعت نماز نہیں پڑھتے وہ اگر کبھی کبھی ٹھہر ٹھہر کر نماز نہیں پڑھینگے۔ اور جو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں وہ کبھی روحانی ترقی نہیں حاصل کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں ترقیات کے حاصل کرنیکا ذریعہ یہی فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کہ صبر و دعا کے ساتھ اعانت حاصل کرو۔ ایک طرف تو جس کام کو شروع کیا ہو اسکو نہ چھوڑے۔ اور پھر تکبر نہ کرے کہ میں کام کرتا ہوں بلکہ اس کے ساتھ دعا کرے۔ کوشش کے بعد خدا سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی نقص کی وجہ سے غیر معمولی طور پر کوئی ایسا سامان پیدا ہو جو کوشش کو رائگاں کر دے۔ بس یہی ایک ذریعہ ہے کامیابی کا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم کو دین میں سب سے زیادہ پسندیدہ کام وہ ہوتا تھا جس پر دوام ہو۔ یہ نہیں کہ ایک وقت تو خوب لمبی لمبی نمازیں پڑھے۔ اور پھر بالکل ہی چھوڑ دے۔

خدا کے بندوں اور دنیا کے بندوں میں امتیاز

خدا کے بندوں اور دنیا کے بندوں میں یہی امتیاز ہے۔ کہ خدا کے بندے ایک طرف استقلال کے ساتھ کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں۔ پھر اسی طرح دینی و دنیاوی علماء میں یہ بھی فرق ہے۔ کہ بڑے بڑے دنیادار بڑھاپے میں جا کر رک جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ نئے لوگ آتے ہیں۔ جو نوجوان ہوتے ہیں۔ اور ان پہلوں کو پیچھے ہٹایا جاتا ہے۔ لیکن دینی علماء جن کا خدا کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ ہمیشہ ترقی ہی کرتے ہیں۔ ان کی ابتدائی اور آخری حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ وہ جوں جوں جسمانی طور پر کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ ان پر زیادہ روحانی علوم کھلتے جاتے ہیں۔ کیا یہ امر ثابت نہیں کرتا کہ نیک بندوں کا منبع اور ہے اور دنیاوی انسانوں کا منبع اور ہے۔ یہ تو بیشک کمزور ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ ان کا نتیجہ ہرگز دیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو اس وقت معلوم ہو جاتے ہیں۔ جبکہ رات کو لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں۔

دوام کی ضرورت

پس انسان جس کام کو شروع کرے اس پر مداومت کرے چھوڑے نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ فلاں کی طرح نہ ہو جانا جو پہلے تہجد پڑھا کرتا تھا۔ اور پھر چھوڑ دی۔ تو درحقیقت یہ بڑی بری بات ہے۔ کہ انسان ایک کام شروع کرکے پھر اسے چھوڑ دے۔ دیکھو اگر تم کل کی طرح آج بھی کام کرو گے تو کل کا کام بھی تمہارے کام آئیگا لیکن اگر آج کام نہیں کرو گے تو کل کا کیا ہوا کام بھی ضائع ہو جائیگا۔ تمہاری کل کی خدمتیں کل کے روزے کل کی نمازیں کام نہیں دے سکتے۔ جب تک آج بھی اسی جوش سے کام نہ کرو گے جس جوش سے کل والے کام کئے۔ پس اپنے ارادوں میں جھٹکے نہ دو جو شخص اپنے اعمال میں جھٹکے دیتا ہے اس کیلئے بڑے خطرے کا مقام ہے۔ اپنے اخلاص اور نیکی میں ترقی کرو کل سے آج تمہاری ترقی ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگوں میں اور خصوصاً طالب علموں میں یہ مرض ہے کہ وہ ایک وقت اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ اور پھر تھوڑی مدت کے بعد بالکل سست ہو جاتے ہیں۔ اسکی بجائے اگر وہ پہلے ہی اپنی طبیعت پر بوجھ ڈالکر اور جبر کرکے تھوڑا کام کریں۔ اور اپنے اندر رغبت جمع رکھیں۔ تو اگلے دن پہلے سے زیادہ ہمت کے ساتھ کام کر سکیں۔

قبض و بسط

اس دوام سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں قبض و بسط سے انکار کرتا ہوں۔ ایک قبض وہ ہے جو خود انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ یہ قبض اچھی نہیں۔ اور ایک وہ قبض ہے جو خود بخود ایک حد تک انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ قبض کی مثال رسہ کشی کی سی ہے۔ ایک شخص دوسرے شخص سے رسہ کھینچ کر لیجائے تو اسکا قصور نہیں لیکن اگر یہ تھوڑا سا کھینچکر ہمت ہار کر بیٹھ جائے تو یہ اسکی سستی ہوگی۔ تو قبض و بسط کا سلسلہ اور ہے اسمیں قبض بھی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے کوئی کسی کو پیچھے پکڑ کر لیجائے۔ یا مثلاً نماز میں وہ ذوق اور شوق نہ پیدا ہو جو اسے پہلے حاصل تھا لیکن باوجود اس کے وہ توجہ سے پڑھتا ہے اور اسے چھوڑتا نہیں۔ تو یہ قبض کہلائیگی لیکن یہ ترقی کا ذریعہ ہوگی۔ اور اگر چھوڑ دے تو پھر یہ قبض نہیں کہلائیگی بلکہ اسکی سستی ہوگی۔ تو روحانیت کا یہ ایک جزو ہے۔ کہ انسان اعمال میں دوام اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بالخیر کرے۔ ہم ہمیشہ آگے ہی ترقی کریں۔ اور اسکی رحمت کے نیچے رہیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہمارا قدم پیچھے پڑے۔

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کے جواب

۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں آریہ مسافر کے بارہ ۱۲ اعتراضات تک جواب چھپ چکے ہیں۔ ذیل میں تیرھویں اعتراض کا جواب دئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۳ علمی اصولوں کو لوگ سمجھتے نہیں۔ اس لئے مروجہ اچھی باتوں کے تذکروں سے قابو آجاتے ہیں۔ قرآن میں خدا کی عبادت کا ذکر ہے۔ سچ بولنے چوری نہ کرنے کی ہدایت ہے۔ ایسی چند باتوں کی وجہ سے قرآن کی عظمت کا سکہ بٹھایا جاتا ہے۔ لیکن مغربی علماء کی بیسیوں کتابیں پیش ہو سکتی ہیں۔ جن میں قرآن سے کئی گنا زیادہ قیمتی ہدایتیں اخلاق کو سدھارنے کی دی گئی ہیں۔ بائبل میں بہت اعلیٰ باتیں ہیں۔ جو قرآن میں ہیں ہی نہیں۔ سنسکرت کے معمولی پند ناموں یا سمرتیوں اور درشنوں میں ایسی خوبیاں بھری ہیں۔ کہ قرآن کے معتقد نہیں بڑے بڑے عالموں کے خواب میں بھی ابتک نہ آئی ہونگی۔ پس دکھانے چاہئیں علمی اصول اور قوانین۔

جواب معترض کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف وید اس سے بھی کم عقل تھا۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ لوگ اچھی مروجہ باتوں کے تذکروں سے قابو آجاتے ہیں۔ اسی لئے اس نے جو کچھ انسانی فطرت کے خلاف کہا۔ کہیں کہہ دیا کہ تو سؤر ہوگی۔ بلکہ غلیظ سے غلیظ اور گندے سے گندے حیوانات کی جونوں میں آریوں کو چکر لگانا پڑیگا۔ کہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی خالقیت سے جواب دے دیا۔ سبحان اللہ عمائش کون۔

کوئی اس عقلمند سے پوچھے۔ کہ کیا الہامی کتاب کا یہ معیار ہے۔ کہ وہ اچھی باتوں کو مٹائے۔ اور بری باتوں کو ان کی جگہ قائم کرے۔

معترض قرآن کریم کی صداقتوں کو مروجہ کہکر آفتاب صداقت پر گرد ڈالنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تواریخ عالم پکار پکار کر اس امر کی شہادت دیتی ہیں۔ کہ حضور پر نور سرور کائنات کے ظہور مسعود کے وقت دنیا خدا تعالیٰ سے دور جا پڑی تھی۔ اور روحانی روشنی دنیا سے مفقود ہو چکی تھی۔ جیسا کہ قرآن مجید بھی کہتا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کہ خشکی و تری میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ اس ضلالت کے علاج کے لئے کامل نور اور ہدایت درکار تھی۔ جو قرآن کی صورت میں نازل ہوئی۔ ورنہ وید سے تو آریہ ورت کے لوگوں کو بھی راہ راست پر نہ لا سکے۔

"قرآن میں خدا کی عبادت کا ذکر ہے۔ سچ بولنے چوری نہ کرنے کی ہدایت ہے" بالکل سچ ہے۔ لیکن چونکہ وید میں کہیں عبادت اللہ کا حکم نہیں۔ اور کہیں سچ بولنے کی ہدایت نہیں۔ بلکہ وید تو پرمیشر کو بھی موخر الذکر کی الٹ کرنے والا بتاتا ہے۔ نجات دیکر پھر بہشت سے ذلیل و رسوا کرکے باہر نکالتا ہے۔ پھر اگر ایک آریہ اعتراض کرے تو اور کون جاہل ہے۔ جو ایسی صاف اور واضح صداقت پر اعتراض کرے۔

تمام ادیان کا مسلمہ ہے۔ کہ مذہب کی غرض انسان کو خدا تعالیٰ کا عابد بنانا ہے۔ اگر قرآن کریم جو ھدی للناس ہے وہ بھی انسان کو اس درجہ عظمیٰ تک نہ لیجاتا۔ تو اس وراء الوراء ہستی کے سچے عشاق کیونکر پیدا ہو سکتے۔ وید نے تو ان کو جواب دیدیا۔ اور کوئی راستہ نہ بتایا۔ پس عبادت الٰہی کا حکم اور اس تک وصول کے ذرائع بتانا ہی تو قرآن مجید کی ممتاز صفت تھی۔ لیکن افسوس اس پر بھی شپرہ چشم انسان اعتراض کرتے ہیں۔ باقی یہ کہنا کہ مغربی علماء کے اخلاقی نصائح یا سنسکرت کی سمرتیوں کی نصائح قرآن کریم سے بڑھ کر ہیں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بھلا کوئی ایک ہی نصیحت تو بیان کی ہوتی۔ تا پبلک پر اس لاف و گزاف کی حقیقت منکشف ہو جاتی۔ اور یہ دعویٰ محک صداقت پر پرکھا جا سکتا۔ ہم چیلنج دیتے ہیں۔ کہ آریہ معترض منو سمرتی کیا وید سے ہی ایسی اخلاقی۔ تمدنی۔ روحانی نصیحت پیش کرے۔ جو کہ آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ کا ہم پلہ ہو۔

ذیل میں ہم منو سمرتی کے چند حوالے درج کرتے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں کیسی خوبیاں بھری پڑی ہیں جنہیں آریہ معترض قرآن کریم کے ہم پلہ قرار دیتا ہے۔ لکھا ہے۔

"جو شخص شودر کو اپدیش دیتا ہے۔ وہ مع اس شودر کے نرک میں جائیگا" منو ۴-۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شودر کے نام میں لفظ نند یعنی تحقیر شامل کرنا چاہیئے" منو ۲-۳۱

شودروں کو دولت جمع کرنے نہ دے۔ شودر دولت جمع کریں۔ تو ان سے چھین لینی چاہیئے۔ منو ۱-۱۲۹

کیا یہی منو سمرتی ہے۔ جس کے اخلاقی نصائح پر آریہ مسافر کو ناز ہے۔

پھر "مسافر" نے لکھا ہے۔ "بائبل میں بہت اعلیٰ باتیں ہیں۔" ہم نہیں سمجھتے۔ اس سے اس کا کیا مطلب ہے کیا بائبل کی وید پر فضیلت بتانا مد نظر ہے۔ اور اگر قرآن سے مقابلہ ہے۔ تو ایک ہی خوبی بائبل کی ایسی بتائے جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ ورنہ تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ بائبل نے تو خود ضرورت قرآن کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آتا ہے:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا۔ تو تم کو سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا۔ لیکن جو کچھ سنیگا۔ وہی کہیگا۔ اور تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔" یوحنا ۱۶-۱۲-۱۴

اعتراض نمبر ۱۴ } یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جو واقعات عرب و یہود و نصاریٰ کے متعلق قرآن میں درج ہیں۔ یا کہیں کوئی اچھی بات آجاتی ہے۔ یہ سب محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نزول الہام کا دعویٰ کرنے سے پہلے ملک کی روایات اور اپنے تعلقات سے جانتے تھے۔ پس کونسا واقعہ ہے۔ جس کا اظہار خدا سے منسوب ہو؟

جواب۔ یاد رہے کہ قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ اور اہل عرب کے متعلق جو واقعات بیان کئے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو زمانہ ماضی سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو مستقبل سے وابستہ ہیں۔ موخر الذکر کے الہام ہونے سے کوئی سمجھدار انکار نہیں کر سکتا۔ جو پورے ہو کر اپنی صداقت کا آپ ثبوت ٹھیرے۔ باقی جو زمانہ ماضی کے متعلق ہیں۔ وہ بھی دو پہلو رکھتے ہیں۔ ایک رنگ سے وہ بھی آیندہ مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لئے پیشگوئی ہیں۔ اور دوسرے لحاظ سے وہ ماضی کے واقعات ہیں جو برائے تذکیرہ وعظ بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ وید نے بھی کہا ہے کہ "جس طرح زمانہ قدیم کے عالم لوگ میرے دہرم پر چلتے آئے ہیں۔ تم بھی چلو۔" بھومکا صفحہ ۶۴

باقی یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو پہلے سے جانتے تھے۔ اول تو یہ ثابت ہی نہیں۔ کوئی عقلی و نقلی شہادت ہے۔ تو پیش کرو۔

دوم۔ اگر معلوم بھی تھے۔ تو نفس الہام میں کوئی شک نہیں۔ اگر محض جاننے سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ انسانی اختراع ہے۔ تو پھر کیوں اس زمانہ کے آپ کے دوسرے بھائی بند باوجود ہر طرح غیرت دلانے کے اس کے بنانے پر قادر نہ ہوئے۔ فافہموا ان کنتم عاقلین

اعتراض نمبر ۱۵ } کلام الٰہی کے لئے الہام کا لفظ آتا ہے۔ جس کے معنے دل میں ڈالنا ہیں۔ اول تو قرآن سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس طرح فرشتے نے محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل میں کچھ ڈالا۔ اس کے اندر وہ کس طرح گھسا۔ مادی چیز تو علم نہیں ہو سکتا۔ لیکن مان کر ڈالا تو بھی یہ انسانی علم ہوا۔ دل میں خیالات ہی رہتے ہیں نہ کہ حقیقی علم۔ پس مدعی کے دعویٰ سے ہی اس کا دعویٰ رد ہے۔

جواب۔ قرآن کریم کی صداقت کوئی وید منتروں کے مطالب کی طرح مخفی و مستور نہ تھی۔ بلکہ ایک آسمانی نور تھا جس کو ہر ایک اہل بصیرت نے دیکھا۔ اور قبول کیا۔ ہاں سے

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

یاد رہے۔ قرآن مجید نے کلام الٰہی کی تین صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ فرمایا۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم (شوریٰ آخری رکوع)

ایک وحی۔ دوسرے من وراء حجاب۔ تیسرے کوئی آدے فیوحی باذنہ ما یشاء۔ اب ذرا انصاف سے غور فرماویں کہ اس کے لئے دل میں گھسنے کی کیا ضرورت تھی ہمیں اس بات میں آپ سے اتفاق ہے کہ مادی چیز تو علم ہو نہیں سکتا۔" علم مادیات سے بالا چیز ہے لیکن یہ کس نے کہا کہ قرآنی علم مادی ہے۔ بار بار بتایا جا چکا ہے کہ روحانی ہے۔ تو پھر اعتراض کرنا صرف تعصب کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟

"دل میں خیالات ہی رہتے ہیں نہ کہ حقیقی علم"۔ اس کا اگر یہ مطلب ہے کہ حقیقی علم حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ بالبداہت باطل ہے۔ اور اس سے یہ ماننا پڑیگا۔ کہ آپ کو علم کی تعریف بھی معلوم نہیں۔

اس سارے اعتراض کی بنیاد الہام کے معنوں کے سمجھنے میں غلطی کھانے پر ہے۔ سو یاد رہے کہ الالہام ان یلقی اللہ فی النفس امرا یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یخص اللہ بہ من یشاء من عبادہ (لسان العرب) الہام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے نفس میں کوئی بات ڈالے۔ جو اس کو کسی کام کے کرنے یا کسی کے ترک کرنے پر آمادہ کرے۔ اور یہ وحی کی قسم ہے خاص کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۶ } کتاب یا وحی کے نزول سے بھی الہامی معنے لئے جاتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کتاب سے کیا مراد۔ نہ پتہ وحی کسے کہتے ہیں۔ وحی کا بصورت کتاب نزول ہونا محض گپ اور کہنے والے سننے والوں کی ذہنی و عقلی توہین کرنا ہے۔

جواب:۔ کتاب کے معنے ہیں فرض کرنا۔ کتاب الفرض۔ (تاج العروس) جیسا کہ قرآن میں آتا ہے کتب علیکم الصیام تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ وحی کے معنے الہام کے ہی ہیں انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین۔

آپکا یہ اعتراض بھی قرآن کریم سے ناواقفیت کا نمونہ ہے ورنہ یہ واضح بات ہے کہ قرآن کریم نے یہ کہیں دعویٰ نہیں کیا کہ وحی بصورت کتاب آتی ہے۔ یہ محض آپ کے دماغ کا اختراع ہے۔ ورنہ قرآن مجید نے تو وحی اور کلام الٰہی کے تین طریق بتلائے ہیں۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء۔ کہ کلام الٰہی کی تین صورتیں ہیں (۱) بذریعہ وحی (۲) پردے کے پیچھے سے (۳) فرشتہ وغیرہ کے واسطہ سے۔

(اللہ دتا جالندھری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے عقائد

ایک ... پچھلے جمعے امرتسر مجھے ایک ضرورت سے جانا پڑا۔ وہاں اپنے عزیزوں میں ایک تعلیم یافتہ خاتون سے ملاقات ہوئی۔ جو نہ صرف امور خانہ داری اور سینے پرونے میں دستگاہ کامل رکھتی ہیں۔ بلکہ خوشخطی کے لحاظ سے بھی اچھی خاصی کاتبہ ہیں۔ ان بی بی کو سلسلہ احمدیہ سے بہت نفرت تھی۔ اور اسکی وجوہات یہ بیان کیں کہ:۔

(۱) احمدی (حضرت) مرزا صاحب کو صاحب شریعت نبی مانتے ہیں۔

(۲) کلمہ لا اله الا الله احمد نبی الله پڑھتے ہیں۔

(۳) قادیان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں۔

(۴) خاتم النبیین کے معنے کچھ کے کچھ کرتے ہیں۔

(۵) حج کرنا مکہ شریف کا درست نہیں۔ اسکی بجائے قادیان جانا زیادہ ثواب کا موجب جانتے ہیں۔

میں نے ہر چند اس بی بی کو یقین دلایا۔ افسوس بھی کیا۔ کہ سلسلہ کے عقائد سے ایسی بے خبری کیوں ہے۔ مگر مجھے یہی جواب ملا کہ اگر آپ اپنے بیان میں سچی ہیں تو اپنا بیان اخبار میں شایع کریں۔ سو بہ تعمیل ارشاد لکھتی ہوں:۔

(۱) ہم لوگ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قطعاً صاحب شریعت نبی نہیں مانتے۔ جو شخص آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ اعتقاد رکھے کہ صاحب شریعت نبی آسکتا ہے۔ ہم اسے خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں بلکہ ایسے غیر شارع نبی کے بھی قائل نہیں۔ جیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے حضرت موسیٰ کی شریعت پر عملدرآمد کرنے کرانے والے آتے رہے۔ بلکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ الہام جاری ہے۔ اور حضرت میرزا صاحب چونکہ کثرت اظہار امور غیبیہ وکثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف تھے اس لئے نبی تھے۔

(۲) ہمارا کلمہ ہے لا اله الا الله محمد رسول الله۔ یہاں ہماری پانچ مسجدیں ہیں۔ ان میں پانچ وقت اشہد ان محمد رسول اللہ بآواز بلند پکارا جاتا ہے۔ لا اله الا الله احمد نبی الله بطور کلمہ طیبہ ہم نے کبھی نہیں پڑھا نہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ احکام شریعت کا ایک شوشہ بدلنا بھی کفر سمجھتے ہیں۔ ہمارے مرشد حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں — دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے — جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(۳) جو شخص یہ کہے کہ خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور قبلہ ہے یا قادیان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا ہے وہ احمدی نہیں۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کرتا۔ نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

(۴) خاتم النبیین کے معنے ہم وہی کرتے ہیں۔ جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ نے کئے کہ قولوا انه خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ یعنی خاتم النبیین کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دیکھو تکملہ مجمع البحار۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ہم امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں۔ آنیوالے مسیح کو نبی تمام اہل السنۃ والجماعۃ مانتے چلے آتے ہیں۔ اور صحیح مسلم کی حدیث میں بھی ان کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ ہاں وہ امتی بھی ہونگے۔ آپ لوگ ایک نبی کو امتی بناتے ہیں۔ اور بغیر قصور کے اس سے نعمت نبوت چھینتے ہیں۔ ہم امت محمدیہ کے ایک فرد امتی کو مسیح موعود مانتے اور جیسا کہ آنے والے مسیح کو حدیث میں کہا گیا ہے۔ نبی اللہ کہتے ہیں۔ مگر نہ صاحب شریعت اور نہ براہ راست مستقل نبی۔ بلکہ ظلی بروزی۔ امتی نبی۔

انہیں معزز خاتون نے ایک معیار صداقت یہ بھی پیش کیا کہ قبر میں سے جسم دیکھا جائے۔ اگر صحیح وسالم نکلے تو سچے نبی ہیں۔ مجھے تو تاریخ میں ذکر ہے کہ بعض شریروں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ کے ساتھ بھی ایسی ہی بے ادبی کرنی چاہی تھی تو ایسے [illegible] تھا۔ کیا ان کی مخالفت حاصل کرسکتے بعض علماء یہ کہتے ہیں یا حقیقت میں یہ معیار صداقت سمجھتے ہیں کیا وہ اسے قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں۔ طریق فیصلہ کیلئے معزز خاتون نے کہا کیوں نہیں فیصلہ ایک دفعہ کر لیتے۔ خواہ مباہلہ ہو تاکہ ایک دفعہ فیصلہ ہو جائے۔ سو اس کیلئے حضرت مسیح موعود نے بھی نام بنام علماء کو بلایا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ پھر ہمارے خلیفہ ثانی نے بھی دعوت دی۔ جیسیں دیوبند کے علماء۔ مونگھیر والے یہ سب شامل تھے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ بٹالہ کے جلسہ پر آنیوالے علماء کو بھی دعوت مباہلہ دیگئی۔ مگر اس کو کیا کیجئے کہ کوئی مقابلہ پر نہیں آتا۔

(۵) حج خانہ کعبہ کو ہم فرض جانتے ہیں۔ ہمارے خلیفہ اول بھی حاجی تھے اور خلیفہ ثانی نے بھی حج کیا ہوا ہے۔ [illegible] حج بھی کروایا ہے اور کئی باحیثیت احمدی بھائی ہر سال حج کرنے مکہ معظمہ جاتے ہیں۔

غیر احمدی بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مذہب کے معاملہ میں خوب سوچ سمجھ کر صراط مستقیم تلاش کرنا بہتری کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اسلئے انہیں سنی سنائی باتوں کو پلے نہیں باندھ لینا چاہیئے بلکہ خود تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور حق بات قبول کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔

خیرخواہ۔ عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان دارالامان

وصیت کرنیوالوں کے متعلق اعلان

اکثر موصیوں کا حصہ وصایا بعد از فوتیدگی وصول نہیں ہوتا۔ اسی بناء پر آئندہ کیلئے انجمن نے بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۲۲ ارجون ۲۳ء فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ کیلئے جائداد غیر منقولہ کی وصیت کی رجسٹری کرائی جائے اور جائداد منقولہ کی وصیت کی وصولی دفن ہونے سے پہلے ہونی چاہیئے۔ لہذا بذریعہ اعلان جملہ سکرٹریان و امراء جماعت احمدیہ سے گذارش ہے کہ ہر ایک احمدی کو اطلاع کردیں کہ آئندہ وصیت کرتے وقت ہر ایک موصی اس قاعدہ کی پابندی کرے۔ یعنی اگر وصیت میں غیر منقولہ جائداد ہو۔ تو اسکی باقاعدہ رجسٹری کراکر وصیت نامہ دفتر مقبرہ بہشتی میں ارسال کرے۔ اور رجسٹری کرانے سے پہلے مضمون وصیت مطابق مسودہ مشیر قانونی صاحب ہو۔ جو فارم وصیت کی پشت پر طبع ہے۔ باقی ہدایات بحر مضمون وصیت کے متعلق غور کر لیا کریں۔ پہلے فارم وصیت پر کرکے دفتر ہذا سے درست کرالیا کریں۔ پھر رجسٹری کرائیں تاکہ غلط مضمون کی رجسٹری نہ ہو جاوے۔ علاوہ اسکے ہر ایک موصی کو لازم ہوگا کہ جب کوئی رقم وصیت کے متعلق دفتر ہذا کو بھیجیں تو نام کے ساتھ اپنی وصیت کا نمبر بھی دیدیا کریں تاکہ کھاتہ کا پتہ آسانی سے لگ جاوے۔ اور یہ بھی ہدایت کردیں کہ جب کوئی موصی فوت ہو جائے تو اسکی اطلاع دفتر مقبرہ میں بھیجی جاوے تاکہ قبل از تدفین مقبرہ بہشتی موصی کا حصہ وصیت وصول کرنے کا انتظام ہو جاوے بعد میں تحریری اجازت دفتر ہذا کی طرف سے موصی کے ورثاء کو دیجائیگی اجازت ملنے پر موصی کی نعش مقبرہ بہشتی قادیان میں پہنچائی جائے۔ آئندہ اگر اس کے خلاف عمل ہوا تو امانتاً دوسرے قبرستان میں تا وصولی رقوم وصایا دفن کیا جائیگا۔ اس سے ورثاء کو تکلیف ہوگی

[illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۱

ضرورت ہے

ایک احمدی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خدا کے فضل سے
خواندہ باسلیقہ امور خانہ داری سے واقف اور نوجوان عمر ۱۵
سال ہے۔ درخواست کنندہ میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے ضروری ہیں
تعلیم یافتہ برسر روزگار خواہ ملازمت پیشہ ہو یا تجارت پیشہ مگر باحیثیت
ہو اور ماہوار تنخواہ یا آمدنی ایک سو روپیہ سے کم نہ ہو۔ نوجوان دیندار احمدی
ہو۔ درخواست میں اس امر کا ذکر ضرور ہو کہ وہ کب سے احمدی ہوا اور
کون کون رشتے دار اس کے احمدی ہیں۔ اور عمر کتنی ہے۔ اور دیگر خاندانی
حالات کیا ہیں۔ خط وکتابت بنام (ف۔ ب۔ ج)
معرفت منیجر الفضل قادیان ہونی چاہیئے۔

نگینہ تحفہ

سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کیلئے سرخ یا سبز یا نیلے
رنگ کے چھوٹے بڑے ہشت پہلو بیلدار نگینہ پر الیس اللہ بکاف عبدہ
یا کلمہ طیبہ سنہری یا سفید پائدار اور پختہ حروف میں ایسا خوشنما
باریک اور صاف کندہ ہے کہ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی
ہے۔ فی نگینہ ۸ مع نام خریدار ایک روپیہ سورہ قل ہو اللہ
کا نگینہ ایک روپیہ مع نام ۱۲ محصول سو نگینوں تک ۶ ر
اشتہار کے خلاف ہوں۔ تو واپس کر دیں۔
منیجر کارخانہ نگینہ انگوٹھی پانی پت

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے امراض شکم کیواسطے بیحد مفید
ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے سترہ برس
کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ
کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس میں یہ گولیاں
کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں
احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔
صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ
کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت گولیان فی سیکڑہ ۸ مع
محصولڈاک ۱۲ ر
منیجر عزیزیہ ہوٹل قادیان

اشتہار — ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں ایک زراعتی کنواں رہن با قبضہ ملتا ہے

قادیان کے اس رقبہ میں جو زراعت کے لحاظ سے بہترین خیال کیا جاتا ہے
ایک زراعتی کنواں جس کے ساتھ ساڑھے انتالیس بیگھے کا رقبہ ملحق ہے۔ رہن
با قبضہ ملتا ہے۔ یہ کنواں قصبہ کے بالکل قریب واقع ہے۔ اور اس وقت
چار سو چھیاسٹھ روپیہ سالانہ پر ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ مگر معاملہ سرکاری (فی بیگہ
کچھ اوپر ایک روپیہ سالانہ) بذمہ مالک ہے۔ موجودہ ٹھیکہ کی میعاد جون ۱۹۲۳ء
میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کیلئے ترقی کی امید ہے۔ سالم کنوئیں
کیلئے زر رہن چار ہزار روپیہ ہوگا۔ اگر کوئی صاحب نصف لینا چاہیں۔ تو اکیس سو
روپیہ ہوگا اور معاملہ سرکاری ہر صورت میں بذمہ مرتہن ہوگا۔ دو فصل
تک فک الرہن نہیں کرایا جائیگا۔ بعد اس کے
یکمشت روپیہ واپس ادا کرنے پر جب چاہے
راہن فک کرا لیگا۔ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء کے اندر
اندر روپیہ ادا کر دینے والے صاحب کو موجودہ
فصل خریف کے ٹھیکہ کا بھی حق ہوگا۔ یعنی
دو فصلہ میعاد موجودہ فصل سے شروع
ہوگی۔ ورنہ آئندہ فصل ربیع سے۔
سوائے احمدی احباب کے دوسرے لوگ درخواست
کرنے کی تکلیف نہ فرماویں۔ خط وکتابت خاکسار کی معرفت ہو۔

خاکسار
رحیم بخش ایم۔ اے افسر ڈاک قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی اٹھرا کا مجرب تحفہ دافع اٹھرا

حب اٹھرا

دافع اسقاط حمل

کیا معنے کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا قبل از وقت حمل گر جائے۔ یا کمزور پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کیلئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے مایوس و ناامید ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شاداں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کا شکریہ بجا لاتے ہیں کیونکہ اس قادر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیرخواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زماں تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور آئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل در رضاعت میں صرف چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دیجائیگی۔

عبدالرحمٰن کاغانی مالک دوائی خانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت! ضرورت!! ضرورت!!!

ایک ہوشیار تجربہ کار ہیڈ مستری جس کی تنخواہ ایک سو پانچ روپیہ سے ایک سو چالیس روپیہ تک ہے۔ سات روپیہ سالانہ ترقی ملیگی۔ تیل کا انجن بجلی کا موٹر چلانا جانتا ہو۔ اور بجلی کی روشنی کی مشین سے واقف ہو۔ اور مشین سے مکان کو ٹھنڈا کرنا جانتا ہو۔ بجلی کی مشین کمر اینڈ بڑی کی ہے۔ اور برف والی مشین امونیا سسٹم کی ہے۔ باہر کا کام یعنی مرمت وغیرہ بھی جانتا ہو۔ ذیل کے پتہ سے غرضی معہ سفارشی چٹھیوں کے روانہ کرے۔

پتہ یہ ہے

میڈیکل آفیسر انچارج گورنمنٹ پوائن لمف ڈیپو ڈانگر ضلع نینی تال

مرغی کی گولیاں

اطلاع

ہم نے احباب کی سفارش پر ایک بچہ مرغ کو بیر تکل اور مشک وغیرہ کھلائی شروع کی ہوئی ہے جسکو ذبح کر کے روغن گاؤ میں بریان کر کے گولیاں بنائی جائینگی۔ جو انشاء اللہ آئندہ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء میں تیار ہو جائینگی جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں درد ریح وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ احباب فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ کہ ہم تیار ہونے پر ان کو خود بخود بذریعہ ڈاک وی پی ارسال کر دیں۔ قیمت بحساب ... پوری خوراک چالیس روز کی ... اور علاوہ محصولڈاک وغیرہ ... خریدار ہو گا۔

نوٹ:۔ جو احباب پوری خوراک چالیس یوم کی طلب کرینگے ان کو اسی نرخ مذکور پر ارسال ہونگے۔

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڈھی شاہدولہ صاحب

خضاب دلپذیر

پوڈر کی صورت میں ہے تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگایا جائے۔ تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے۔ بطور نمونہ منگوائیں خضاب خود آپ کو اپنا گرویدہ کریگا۔ نمونہ ۸ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائین سرگودہا

خوشخبری

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کے واسطے اور کھڈیوں کی گراریاں کپڑا بننے کے واسطے لوہے کے ہل کاشتکاری کے واسطے لوہے کے بیلنے کماد پیڑنے کے واسطے اس پتہ سے خریدو۔

میاں مولابخش خاں اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور

جن صاحبوں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام وی پی آتے ہیں لینے کیلئے تیار رہیں۔ منیجر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لارڈ پیل وکیشنہ برائے سکاٹلینڈ سر ولیم ولسن کے سمی دس ہزار نو سو (۱۲۰۰ پونڈ)۔ صدر مجلس تعلیم مسٹر ای ایف ایل ووڈ ۲ ہزار پونڈ سالانہ تنخواہیں ہیں۔

نئی برطانی حکومت کا پہلا کام

مسٹر بونرلا نے بیان کیا کہ نئی حکومت عہد نامہ آئرلینڈ پر ضرور عمل کریگی۔ اور آپ کے حامیوں میں سے جو مخلوط حکومت کی آئرلینڈ کے متعلق حکمت عملی کی مخالفت کرتے تھے۔ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انتخاب کے بعد آئرلینڈ کے اصلاحات کی تصدیق نئی پارلیمنٹ کے اجلاس کا اولین کام ہونا چاہیئے۔

ٹرکی میں غیروں کے حقوق

ہنگامی صلح کے بعد سے قسطنطنیہ میں جس قدر قرضے لئے گئے ہیں۔ مجلس قومیہ ان کے قبول کرنے سے پہلے ہی انکار کر چکی ہے۔ چنانچہ اب اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام تجارتی مراعات اور ٹھیکہ جات کو بالکل منسوخ کر دیا جائے۔ جن سے اجنبی آدمیوں کو آئندہ بالکل خارج رکھا جائیگا۔ اگر اسے صلح کانفرنس میں تسلیم کر لیا گیا۔ تو غیر ملکی تجارت دم گھٹ کر مر جائے گی۔

یونانی قرضہ اور تاوان جنگ

قسطنطنیہ ۲۲ / اکتوبر۔ ترکوں کے اقتصادی پروگرام کی جو تفصیلات انگورہ سے پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس بات کی کوشش کرنے کی تجویزیں سوچی جا رہی ہیں۔ کہ یونان کا سلطنت عثمانیہ کے ذمہ جو قرضہ ہے اس کو تاوان کی رقم میں جو یونان سے لیا جائیگا۔ منتقل کر دیا جائے۔

مسٹر لائڈ جارج کی اپنی ثناخوانی

مسٹر لائڈ جارج نے لیڈز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوالیشن (مشترکہ) وزارت نے ملک کو فتح دلائی ہے۔ میں نے کہن سالوں کی پنشنوں اور قومی صحت کے بیمہ میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ معاہدہ سیورے میرے ہی طفیل کر دیا۔ بالفوس کے لئے "پروانہ حریت" بنا جس کی رو سے جمعیتہ الاقوام قائم کی گئی ہے۔ آئرلینڈ نے صلح کی آبادی کو آباد کروایا۔ اور جنگ کو یورپ میں پھیلنے سے روکا۔

پیرس میں مسجد کا سنگ بنیاد

لندن ۲۰ / اکتوبر۔ آج پیرس میں مسجد کی سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی گئی۔ جلسہ کے صدر مارشل لائٹی تھے۔ قریب قریب تمام اسلامی ممالک کے نمائندگان موجود تھے۔ افغانستان کی طرف سے سردار اعلیٰ محمود طرزی اور افغانی طلباء اور ہندوستان کی طرف سے مہاراجہ صاحب کپورتھلہ موجود تھے۔

وائسرائے ہند عنقریب مستعفی ہو جائینگے

لندن ۲۵ / اکتوبر۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ عنقریب اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائینگے اور اس کی وجہ حکومت کی تبدیلی نہیں ہے۔ بلکہ ان کے وائسرائے بن کر آنے کے وقت ان کو اجازت دی گئی تھی۔ کہ جب ملازمت کے دو سال ختم ہو جائیں۔ وہ گھر واپس آ سکتے ہیں۔

وائسرائے ہند واپس بلائے جائینگے

لندن ۲۵ / اکتوبر۔ جدید کابینہ پر تنقید کرتا ہوا اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے۔ کہ لارڈ پیل دفتر ہند میں اس لئے رہے ہیں۔ تاکہ مسٹر مانٹیگو کے مہلک ورثہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں۔ جسے لارڈ ریڈنگ نے اور بھی خراب کر دیا ہے۔ اب لارڈ ریڈنگ کی واپسی زیادہ دیر تک ملتوی نہیں کی جا سکیگی۔

تھریس میں ترکی حکومت کی بحالی

قسطنطنیہ ۲۴ / اکتوبر۔ یونانی افواج تھریس سے تقریباً بالکل نکل چکی ہیں۔ اتحادی نمائندوں اور رفعت پاشا کے مابین اس بات کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ مقررہ تاریخوں پر مقررہ علاقوں میں بتدریج ترکی حکومت کا نفاذ کیا جائے۔ اس کیلئے پروگرام مکمل ہو چکا ہے۔ حکومت اور فوج کا داخلہ ہو چکا ہے۔

ترکوں پر برطانی قبریں کھودنے کا الزام

برطانی ہائی کمشنر نے ترکان احرار کے نمائندہ کے پاس احتجاج کیا ہے۔ کہ ترکان احرار نے سمرنا میں یورنا بات کے مقام پر برطانی قبرستان کی توہین کی ہے۔ ان کی قبروں کے نشانات توڑ دیئے ہیں۔ قبروں کو کھود کر انہیں کوڑا کرکٹ بھر دیا ہے۔

یونانیوں نے اپنے سفارتخانے بند کر دیئے

لندن ۲۰ / اکتوبر۔ یونانی حکومت نے کفایت شعاری کے خیال سے برلن وائنا۔ ٹوکیو۔ پیٹرو گراڈ برسلز اور ہیگ کے سفارت خانے بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکہ ترکوں سے لڑنے کو تیار نہیں

لندن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اخبار ڈیلی میل کو واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ولایت متحدہ (امریکہ) ترکوں کے خلاف دول حلیفہ کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہوگا۔ امریکہ کے اخبارات مشرق کے متعلق فرانس کی سیاست کے مداح ہیں۔

تھریس سے دو لاکھ مفرورین

لندن ۲۳ / اکتوبر۔ تھریس سے دو لاکھ یونانی مفرورین روانہ ہو چکے ہیں۔ اور اڈریانوپل سے یونانی اور ارمن آبادی بالکل نکل گئی ہے۔ البتہ یہودی وہیں رہ گئے مگر وہ بھی حالت تشویش میں ہیں۔

گیلی پولی کے تخلیہ کا مطالبہ

پیرس ۲۳ / اکتوبر۔ کمالی حکومت نے قسطنطنیہ کے ہائی کمشنران سے مؤکد مطالبہ کیا ہے۔ کہ گیلی پولی سے یونانی حکام کو نکال کر ترکی حکومت کو ان کی جگہ بحال کیا جائے۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ یونانی تخلیہ پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔

روس اور جرمنی کا معاہدہ

برلن ۲۴ / اکتوبر۔ بولشویک حکومت نے اس اقرار نامہ پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔ جو اوٹو وولف کنسورتیم سے کیا گیا ہے۔ جس میں بہت سے جرمن صنعتی کارخانے شامل ہیں۔ اس اقرار نامہ کے رو سے روس اور جرمنی کی تجارتی کمپنی قائم ہو جائے گی۔ جس کا سرمایہ تین لاکھ طلائی روبل ہوگا۔ اسے درآمد برآمد کے لئے تجارتی مراعات حاصل ہوں گی۔

یونانی شہزادے کی گرفتاری

ایتھنز ۲۵ / اکتوبر۔ ایشیائے کوچک میں فوجی شکست کے متعلق ابتدائی تفتیش کے بعد شہزادہ انڈریو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسے غالباً شہزادہ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)